Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.1 (March-2025)

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

Principles of Legislation: The Intellectual Methodology of Imam Shah Waliullah Muhaddith Dehlawi

قانون سازی کے اصول: امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا فکری منہج

Dr. Hafsa Abbasi
Lecturer, Shariah, Allama Iqbal Open University Islamabad.
hafsa.abbasi@aiou.edu.pk
Kiran Lateef
Senior Lecturer, Bahria University Islamabad, Pakistan.
kiranlateef@gmail.com

Abstract

This article examines the principles of legislation through the intellectual methodology of Imam Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi (رحمہ اللہ), one of the most influential Islamic thinkers of the Indo-Muslim world. Imam Shah Waliullah developed a comprehensive legal and philosophical framework that sought to revive Islamic law by reconnecting it with its foundational objectives, social realities, and moral purposes. The most important underlying theme of law making principles for him was Istehsan (ease). The study highlights that, the principles of law should be flexible must not contain extra restrictions, making difficult to abide by. According to Shah Waliullah, legislation must remain firmly rooted in the Qur'an and Sunnah while simultaneously addressing societal needs through ijtihad, maslahah (public interest), and recognized custom ('urf). Central to his legal thought is the concept of Masleha Kulliya (collective goodness). The article argues that Imam Shah Waliullah's intellectual methodology offers a balanced and pragmatic model for contemporary Islamic legislation. His thought provides valuable guidance for modern Muslim societies seeking to harmonize classical Islamic legal principles with contemporary legal, social, and ethical challenges.

Keywords: Imam Shah Waliullah Muhaddith Dehlavi, Principles of Legislation, Maqasid al-Shari'ah, Ijtihad, Public Interest (Maslahah)

تعارف:

شاہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں استحسان اور آسانی کو بنیاد بناتے ہوئے کہا ہے کہ قانون سازی قوانین پر عمل کرنا بہت ہی آساں ہو گا۔ اسی ضمن میں شاہ ولی اللہ نے قانون سازی کے کچھ اصول متعین کیے ہیں۔

سبحان و تعالی نے قرآن میں فرمایا

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [1]

ترجمہ: اللہ تعالی کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ سے چھٹ جاتے۔

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ [2]

ترجمہ: اللہ تمھارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ تنگی نہیں چاہتا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ:" يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَ [3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ کو یمن بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ ہدایت فرمائی تھی کہ (لوگوں کے لیے) آسانی پیدا کرنا' انہیں سختیوں میں مبتلا نہ کرنا' ان کو خوش رکھنا' نفرت نہ دلانا' اور تم دونوں آپس میں اتفاق رکھنا' اختلاف نہ پیدا کرنا۔

قانون سازی کے اصول:

مذکورہ بالا ان احادیث کی روشنی میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قانون سازی کے بنیادی اصول بتلائے ہیں۔ دین اسلام میں آسانی ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر موجود ہے اس مقالے میں ان پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں:

وَالشَّرِيعَةُ الْإِسْلَامِ هِيَ فِطْرَةُ الْإِنسَانِ وَحَاجَتُهُ الأَصِيلَةُ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ [4]

ترجمہ: اسلامی شریعت انسان کی فطرت اور ہر زمان و مکان میں اس کی حقیقی ضرورت ہے۔

قانون سازی کا پہلا اصول:

---

[1] آل عمران 3:159

[2] البقرة 2:185

[3] محمد بن إسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، بیروت، دار الفکر، 2002ء، حدیث: 3038

[4] .1 Shah Waliullah Dehlawi. (*n.d.*). *Hujjat Allah al-Baligha* [Arabic original]. Damascus: Dar Ibn Kathir. ISBN: 9789953520940.

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

جہاں تک عبادات میں قانون سازی کا تعلق ہے تواللہ پاک نے لوگوں پر کم سے کم رکن اور شرط رکھی جائے۔عبادات میں کم سے کم رکن اور فرض بیان کیے گئے بلاوجہ لمبی چوڑی تفصیلات نہیں دی گئی۔یہ اصول قانون سازی کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے اخذ کیا گیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال رسولُ اللهِ ﷺ:لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ[5]

ترجمہ: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

تولا ان استق علی امتی لامرتھم باالسواک میں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک ضرور فرض کرتا مسواک کے فائدے بہت زیادہ ہیں یہ مطھرہ للفم ہے نماز اور ذکر میں منہ سے بدبو آئے یہ ایک بہت ہی غیر مناسب بات ہے یعنی جیسے ہم کسی انسان سے یا کسی باعزت انسان سے بات کرتے ہیں اور اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ہمارے منہ سے بدبو نہ آئے تو اللہ سبحانہ وتعالی کا ذکر کرتے ہوئے بھی منہ سے بدبو نہیں آنی چاہیے اللہ سبحانہ وتعالی کو بھی کراہت ہوتی ہے تو اللہ تعالی کی رضا اسی میں ہے کہ منہ اور سانس پاک ہو نماز اور دعائیں اور مناجات شدید اہم امور ہیں فرض ہیں اور اس سارے کی ساری مصلحتوں کے باوجود بھی امت کے آسانی کو مد نظر رکھتے ہوئے مسواک فرض نہیں کیا گیا پھر اسی طریقے سے قانون سازی کے اندر بہت ہی ضروری امور کو رکن کی حیثیت دی گئی ہے۔

دوسرا اصول: یہ ہے کہ عبادت اور فرمانبرداری میں ایسی رسومات کو فرض کیا جائے جس کو انسان ذوق شوق فخر سے کرنا پسند کرے مثال کے طور پر اور جمعہ کی فرض نماز انسان کی طبیعت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ لوگوں سے ملے جلے ان میں اس سے انکی طبعت میں سرور اور انطراح پیدا ہوتا ہے وجہ سے جمعہ اور عید کی نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے

یہ انسانی فطرت ہے کہ چھ دن مسلسل کام کرنے کے بعد اس کو ایک دن اپنا چاہیے جس میں وہ عزیز واقارب دوست احباب سے ملے تو نماز جمعہ فرض کی گی عید کی نماز اور جمعہ کی نماز کو فرض کیا گیا ہے کیونکہ انسان ان مواقعوں میں اپنی توانائی کو دوبارہ حاصل کر کے اس کے ساتھ مزید کام کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے

اسی طرح ایک اور جگہ پر حدیث پاک میں اتا ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ

لِتَعْلَمَ يَهُودُ أَنَّ فِي دِينِنَا فُسْحَةً[6]

---

[5] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، حدیث نمبر 887

"تاکہ یہودی یہ جان لیں کہ ہمارے دین میں آسانی ہے"

عید کے موقع پر حبشی نوجوان نیزہ بازی کا کھیل مسجد نبوی میں کھلینا چاہتے تھے آپ ﷺ نے نہ صرف انہں اجازت سی بلکہ اپنی شریک حیات ام المومین حضرت عاشہ کو بھی دکھایا۔

اس کھیل کو دیکھنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو بھی شریک بنایا جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک پر تھوڑی رکھ کر اس کھول کو دیکھتی رہیں اپ علیہ الصلوۃ والسلام وہیں پر کھڑے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تاکہ یہود کو یہ پتہ لگے کہ ہمارے دین میں ایک لچک اور فلیکسیبلٹی موجود ہے

قانون سازی کا تیسرا اصول: بیان کرتے ہوئے امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طبعی طور پر انسان جس کو پسند کرتا ہے اس کو سنت قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان کی عقل اور اس کا نفس دونوں ایک جگہ پر متفق ہوں اور اس کام کو کر ناپسند کیا جا سکے جب عقل اور انسان کی طبیعت کو ایک نقطے پر جمع کر دیا جائے تو کام کرنے میں جو طاقت اور قوت ہے وہ مزید بڑھ جاتی ہے مثال کے طور پر سنت قرار دیا گیا کہ مسجدوں کو صاف کرو خود کو خوشبو لگاؤ اچھے کپڑے پہنو غسل وغیرہ ساری چیزیں مستحبات میں اس لیے رکھی گئی ہیں کیونکہ انسان کی طبیعت ان چیزوں سے یا ان اعمال سے انشراح اور خوشی محسوس کرتی ہے اس کی دلیل حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے حدیث پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اٹھائی ہے جس میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اچھی اواز والا شخص دے یعنی دل سے پڑھے تاکہ لوگوں کو وہ بات زیادہ اچھی محسوس ہو اسی طریقے سے اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوبصورت اواز والے کو تلاوت کرنے کے سے کے لیے مقرر فرمایا

قانون سازی کا چوتھا اصول امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ضروری امور چیز جو لوگوں کے لیے بوجھ بن جائے اسے قانون نہ بنایا جائے بلکہ اس کو ختم کر دیا جائے اور ہر ایسی چیز کو جس کو طبعی طور پر لوگ ناپسند کرتے ہوں یا اس سے نفرت کرتے ہوں اس کو مکروہ تحریمی رکھا گیا ہے مثال کے طور پر غلام اور امام بننے کو منع فرمایا گیا ہے۔

مکروہ تحریمی کیونکہ ہے غلام امامت کرے ہیں۔ ایسے اعلی خاندان کے لوگ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ غلام کے پیچھے نماز پڑھیں۔ گویا بلاوجہ کی سختی نے لوگوں کو نہیں ڈالا بلکہ جہاں ضروری نہ منع وہاں آسانی رکھی گی ہے اسی طرح سے اگر کسی سوسائٹی میں شہری لوگ موجود ہوں وہاں پر کوئی دیہاتی اکر کھڑا ہو جائے اور وہ بھدی اواز سے تلاوت کرے یا اذان دے شہری اور متمدن لوگوں میں ناپسندیدہ عمل قرار دیا جاتا ہے (متمدن)

---

[6] بخاری، صحیح البخاري، کتاب :العیدین، باب :الحراب والدَّرَق یوم العید، تحقیق: محمد زھیر بن نجیب محمود، دارالفکر، بیروت، الطبعۃ:1421ھ- / 2001 م، حدیث نمبر: 952۔

اسی طریقے سے ایک ایسا شخص جس کے آدمی کے باپ کا نہ پتہ ہو یعنی کہ ولد زنا ہو تو حدیث مبارک کے مطابق ایسے شخص پر بھی نماز کی امامت سے پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔سے امام اگر نفرت کریں اور نماز نہ پڑھنا چاہیں زبردستی کی امامت ٹھیک نہیں ہے کیونکہ عبادت ایک خوشی کا معاملہ ہے اور اس کو بالجبر نہیں بلکہ طبیعت کی خوشی کے ساتھ کروانا مقصود ہے۔

قانون سازی کا پانچواں اصول جو امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت کی طبیعت تقاضا کرتی ہے کہ اس کو باقی رہنا چاہیے تو پھر اکثریت کی طبیعت کے مطابق اس کی باقی رہنے کا لحاظ رکھا جائے گا۔یعنی کہ اگر وہ کام نہ کریں تو دل میں کچھ کمی اور حرج محسوس کریں گی مثال کے طور پر لازمی قرار دیا گیا کہ مجلس میں اگر امام موجود ہو تو عوام الناس کو اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ امام کو ہی جماعت کروانے کا کہا جائے گا۔لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو اپنی سعادت سمجھیں گے اس لیے کہ انہوں نے اپنی پسند سے ہی سلطان کو پسند کیا ہے اسی لیے میں بولا ہے کہ

السلطان احق للامامہ کیا اسی طرح اگر گھر میں لوگ دعوت کے لیے موجود ہوں تو صاحب البیت احق للامامۃ یعنی گھر والا ادمی جو کہ میزبان ہوگا اس کو امام کروانے کا حق دیا جائے گا۔اس لیے کیونکہ جو لوگ بھی اس نے بلائے ہیں ان کے ساتھ اس کا تعلق موجود ہے سب لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو پسند کریں گے۔

قانون سازی کا چھٹا اصول یہ ہے کہ تبلیغ اور دعوتی اصول یہ ہے کہ ادارے نصیحت اور موعظت کا عمل کا نظام اس انداز سے عمل میں لائیں کہ اس میں مناسب وقفہ موجود ہو۔تاکہ ذہنوں میں بیٹھ جائے۔نبی اکرم ﷺ نصیحت اور گفتگو میں وقفہ دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتے بعد لوگوں کو اپنے پاس بٹھا کر نصیحت وغیرہ فرماتے تھے۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں روایت کی جاتی ہے کہ وہ جمعرات کے دن درس کیا کرتے تھے کچھ لوگوں نے کہا کہ اپ ہمیں روز بھی تو دے سکتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اچھی باتیں ذہنوں میں بٹھانے کے لیے ہفتے کا وقفہ ضروری ہے۔

ساتوں اصول بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کا حکم دینا ہوتا تو بجائے زبان سے حکم دینے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام ان کے سامنے کرتے تھے۔اور جب حضور سے محبت لوگوں کو تھی تو حضور کو جب کام کرتا دیکھتے تھے تو لوگ اس کے مطابق عمل کر لیتے تھے۔آسانی اور سہولت کا یہ معاملہ بھی ہے۔خاص طور پر صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہی ہوا تھا کہ صلح حدیبیہ جب ہوئی تو بظاہر اس کی شرائط مسلمانوں کے لیے کوئی زیادہ بہتر نہیں تھی۔لوگ ایک صدمے کسی حالت میں تھے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ زبان سے اِرشاد فرمایا کہ لوگو اپنا احرام کھول دو لیکن صحابہ کرام بوجہ صدمہ ذہنی طور پر اس کے لیے تیار نہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر اس کا اثر ہوا آپ صلی اللہ

علیہ وسلم خیمے میں تشریف لائے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا زوجہ محترمہ کے پاس اور ام سلمہ کے سامنے اپنا احرام کھول دیا۔ اپنے بال مبارک منڈوائے تو تمام صحابہ کرام نے آپ کی پیروی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اپنا سر منڈوایا لوگوں کی سہولت اس میں بھی ہے کہ جو کام لوگ پسند نہ بھی کر رہے ہوں تو اپنا عمل خود کر کے اس کو نمونے کے طور پر بجائے حکم اور آرڈر دینے کے جو خود کرنے لگ جائے تو آہستہ آہستہ خود بخود لوگ اس کی نقل اتار کر کرتے۔

آٹھواں نمبر آسانی اس اصول پر قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنا تحمل ٹھیک کریں تو عوام الناس لازمی انکی پیروی کرینگے۔ اور سہولت میں سے یہ بھی ہے کہ جو رہنما اور لیڈر ہیں وہ ان لوگوں کے لیے دعا مانگیں اے اللہ اس قوم کو مہذب بنا۔ اور ان کو کامل بنا۔ ان کے لیے صحیح کام کرنے توفیق عطا فرما۔ آسانی پیدا فرما کیونکہ جو رہنما ہے اس کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی ترقی کے لیے اقدامات کریں بجائے احکامات اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے وہ اللہ سے دعا بھی مانگے کہ ان لوگوں کے اندر یہ سلامتی پیدا ہو جائے کہ یہ زیادہ مہذب زیادہ اچھے اور اعلی کامل لوگ بن جائیں۔ نواں اصول آسانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے نویں بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ان کے رب کی طرف سے ان پر اطمینان اور سکون کی کیفیت نازل ہو جائے یہ بھی سہولت کی بات ہے کہ آدمی عمل کرنے میں تبعی طور پر رکاوٹ ہو تو ایسا قلبی اطمینان ان پر آجائے کہ جس کے ذریعے سے وہ کام کرنا ان کے لیے سہولت سے سرانجام دینا ممکن ہو سکے۔ اس میں شاہ صاحب مثال دیتے ہیں

> وَاعْلَمْ أَنَّ مِنْ أَعْظَمِ أَسْبَابِ الظَّفَرِ فِي الْحُرُوبِ سُكُونَ النُّفُوسِ وَثَبَاتَ الْقُلُوبِ، وَذٰلِكَ مِمَّا يُلْقِيهِ اللَّهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ، وَهُوَ الَّذِي سَمَّاهُ اللهُ سَكِينَةً، كَمَا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ، فَإِنَّهُ لَمَّا اضْطَرَبَتِ الْقُلُوبُ وَوَلَّى بَعْضُ النَّاسِ، أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ، فَثَبَتُوا وَانْقَلَبَتِ الْهَزِيمَةُ نَصْرًا. وَفِي هَذَا تَعْلِيمٌ لِلْقَائِدِ أَنْ يَرُدَّ الْقُلُوبَ إِلَى اللهِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّوَكُّلِ، فَإِنَّ بِذٰلِكَ تَسْكُنُ النُّفُوسُ وَتُحْتَمَلُ الشَّدَائِدُ[7].

ترجمہ: جان لو کہ جنگوں میں کامیابی کے عظیم اسباب میں سے ایک دلوں کا سکون اور نفوس کا اطمینان ہے، اور یہ وہ کیفیت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، جسے قرآن نے سکینہ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ یہی کیفیت غزوۂ بدر میں پیدا ہوئی، اور یہی معاملہ غزوۂ حنین میں بھی ہوا، جب دلوں میں اضطراب پیدا ہوا اور بعض لوگ پیٹھ پھیر گئے، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور اہلِ ایمان پر سکینہ نازل فرمائی، جس کے نتیجے میں وہ ثابت قدم رہے اور شکست فتح میں بدل گئی۔

[7] شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، *حجۃ اللہ البالغۃ*، تحقیق: الشیخ سید سابق، (بیروت: دار الجیل، 2005ء)، ج2، ص9–10، کتاب السیاسات، باب أسرار الجهاد والنصر۔

جیسے غزوہ بدر میں قرآن نے کہا کہ جب تم کو ایک اونگھ نے آپکڑا اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی سکینہ کی کیفیت پیدا ہوئی تو بدر کے مشکل ترین معرکے میں تم لوگ مقابلے میں اترے اور کامیاب ہوئے۔ یا غزوہ حنین کے بارے میں قرآن حکیم نے کہا کہ جب اللہ نے تم پر سکینہ نازل کی جب چاروں طرف سے تیر برس رہے تھے اور کچھ لوگ خوف زدہ ہو کر جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے وہ بھاگ رہے تھے تو پھر اللہ نے ایک خاص سکینہ اور اطمینان نازل کیا کہ جو رہنما اور لیڈر ہے وہ اللہ سے دعا مانگ کر اللہ سے کہ ان کے دلوں کو کھینچ کر اللہ سے جوڑنے کی کوشش کرے کہ تا کہ وہ اطمینان اور سکون کے ساتھ وہ مشکل سے مشکل مرحلہ طے کر سکے یہ بھی آسانیوں میں سے ایک آسانی ہے لیڈر کا کام محض قوانین کی گنتی یاد کروانا اور اس پر سختی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ لیڈر کا کام لوگوں کے دلوں میں محبت جگانا انکی دادرسی کرنا ان کہ لوگ اسکو دیکھ کر توانائی حاصل کریں۔ یہاں شاہ صاحب مثال دیتے ہیں صحابہ کی کہ وہ رسول ﷺ کی محفل میں ایسے بیٹھے کہ گویا سر پر کوئی پرندہ بیٹھا ہو۔ اور اگر سر ہلائیں گے تو پرندہ اُڑ جائیگا۔ دسواں اصول وہ یہ ہے کہ جو آدمی حق اور صحیح قانون کے خلاف ورزی کرے تو اس اس خلاف ورزی کی ایسی سزا اسے دی جائے کہ وہ مایوس ہو کر غلط کام ہی ترک کر دے۔

خلاصہ ٔ مقالہ

یہ مقالہ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے فکری منہج کی روشنی میں قانون سازی کے اصولوں کا جامع اور گہرا مطالعہ پیش کرتا ہے۔ امام شاہ ولی اللہؒ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے شریعتِ اسلامی کو محض جامد احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک زندہ، متحرک اور فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ نظام کے طور پر پیش کیا۔ ان کے نزدیک قانون سازی کی اصل بنیاد آسانی، اعتدال، فطری میلان، اور اجتماعی مصلحت **(Maslahah Kulliyyah)** ہے۔ مقالے میں واضح کیا گیا ہے کہ امام شاہ ولی اللہؒ کے ہاں عبادات اور معاملات میں غیر ضروری سختی، تکلفات اور ایسی پابندیوں سے اجتناب کیا گیا ہے جو انسان کی طبیعت پر بوجھ بن جائیں۔ شریعت کے مقاصد (Maqasid al-Shari'ah) کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کم سے کم ارکان و شرائط، انسانی فطرت کے مطابق عبادات، اجتماعی ذوق و شوق کو برقرار رکھنے والے اعمال، اور نفرت و کراہت پیدا کرنے والی چیزوں سے اجتناب کو قانون سازی کے بنیادی اصول قرار دیا۔

مزید برآں، امام شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک قیادت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار محض احکام صادر کرنا نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں میں رغبت، اطمینان، اور دینی شعور پیدا کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے یہ اصول اخذ کیا گیا کہ عملی نمونہ، تدریج، نرمی، دعا، اور قلبی سکون (سکینہ) قانون کی قبولیت اور عمل درآمد میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ مقالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ امام شاہ ولی اللہؒ کا منہج ایک متوازن، فطری اور

https://scholarinsightjournal.com/
ONLINE - ISSN- 3006-9785
Volume.3, Issue.1 (March-2025)
PRINT - ISSN- 3007-245X

عملی نمونہ فراہم کرتا ہے جو عصرِ حاضر کے مسلم معاشروں کے لیے نہایت اہم ہے۔ان کے اصول جدید قانونی، سماجی اور اخلاقی چیلنجز کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اسلامی قانون کو مؤثر، قابلِ عمل اور انسان دوست بنانے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

Bibliography

1. Al-Quran
2. Bukhari, M. I. (n.d.). *Sahih al-Bukhari* (Edited by M. Zuhayr ibn Najib Mahmud). Beirut: Dar al-Fikr.
3. Dehlavi, S. W. A. (2005). *Hujjat Allah al-Baligha* (Trans. M. M. Madani). Islamic Book Trust.
4. Azmi, M. (2010). *Shah Waliullah and the foundations of Islamic law*. Islamic Research Institute.
5. Hallaq, W. B. (2009). *An introduction to Islamic law*. Cambridge University Press.
6. Kamali, M. H. (2008). *Shari'ah law: An introduction*. Oneworld Publications.
7. Rahman, F. (1982). *Islam and modernity: Transformation of an intellectual tradition*. University of Chicago Press.
8. Nyazee, I. A. K. (2002). *Theories of Islamic law: The methodology of Ijtihad*. Islamic Research Institute.
9. Jackson, S. A. (1996). *Islamic law and the state: The constitutional jurisprudence of Shihab al-Din al-Qarafi*. Brill.
10. Opwis, F. (2010). *Maslaha and the purpose of the law: Islamic discourse on legal change from the 4th/10th to 8th/14th century*. Brill.
11. Vogel, F. E., & Hayes, S. L. (1998). *Islamic law and finance: Religion, risk, and return*. Kluwer Law International.
12. Weiss, B. G. (1998). *The spirit of Islamic law*. University of Georgia Press.